UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224948
UNIVERSAL
LIBRARY

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

مسجد تاجپور کے مقدمہ کی مختصر کیفیت اور غیر مقلدوں کے سوالات کے جوابات جو حنفیوں کی طرف سے دئے گئے اور فیصلہ جناب منصف صاحب بہادر وغیرہ....

کیفیت مقدمہ مظفرپور

حسب فرمائش جناب حاجی الحرمین الشریفین مولوی سید شاہ محمد اکرم صاحب رئیس عظیم آباد پٹنہ
بسعی وکارپردازی تمام جناب مولوی منشی عابد حسین صاحب عابد منصرم مطبع.....

در حسن المطابع محمد عبدالقادر طبع شد

صحیح

۲
۱۲۲۷۸

صحیح

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	
	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم	

مختصر کیفیت اس مقدمہ کی یہ ہے کہ موضع تاجپور مین ایک مسجد حنفیون کی بنائی ہوئی ہے
کہ قدیم سے حنفی لوگ اوس مین نماز پڑہتے آئے ہین موذن اور امام دونون اوس مسجد کے
حنفی تھے تھوڑا عرصہ ہوا کہ موذن اور امام اوسکے وہابی بن گئے اور فرقہ غیر مقلدین مین
داخل ہوکر لوگونکو بہکانے لگے حنفیون نے جو یہ طور و طریق انکا دیکھا تو اوس امام کے
پیچھے نماز پڑھنی موقوف کی اپنا ایک امام مقرر کرکے اوسکے پیچھے نماز پڑھنے لگے فرقہ
غیر مقلدین کو یہ امر ناگوار گذرا اور حنفیون کو اوس مسجد مین نماز پڑھنے اور آنے سے مانع ہوئے
اور کہا کہ اگر آپ لوگ ہمارے امام کے پیچھے نماز پڑہین تو فبہا ورنہ اس مسجد مین آپ لوگون کو
کچھ کام نہین اور ایک غریب آدمی کو مدعی علیہ قرار دیکر اس مضمون کی درخواست منصفی مین
دی کہ حنفی لوگ بہ نیت فساد مسجد مین آتے ہین سو اونکو حکم ہو کہ ہمارے امام کے پیچھے اگر نماز
پڑھنی منظور ہو تو آوین ورنہ مسجد مین نہ آوین اور نیز حکم ہو کہ ہم لوگ حنفیون کو مسجد سے مار پیٹ کر
نکال دیوین اور عدالت مین ایک ثبوت تحریری بحوالہ کتب فقہ حنفیہ اس غرض سے داخل کیا
کہ ہمارا کوئی فعل کتب حنفیہ کے برخلاف نہین پھر کیون یہ لوگ ہمارے امام کے پیچھے نماز نہین

پڑھنے ناظرین حق بین پر یہ امر خوب واضح ہو گیا ہو گا کہ غیر مقلدین کے اس کارروائی کی بنا صرف اس خیال خام پر تھی کہ مدعی علیہ ایک غریب آدمی ہے نہ کسیکو علماے حنفیہ مین سے بلا سکیگا اور نہ کوئی ویگا کہ جس سے عند العدالت ان لوگونکا جھوٹ اور فریب ظاہر ہو مگر بمقتضاے الحق یعلو ولا یعلی یہ گمان انکا سراسر باطل ٹھہرا اسلئے اللہ پاک نے یہ نتیجہ دکھلایا کہ مظفرپور کے سب رئیسون نے ملکر اس مین کوشش کی اور علما کو بلوایا اور خوب بحث ہوی اور جناب مولوی رسول شاہ صاحب سلمہ اللہ وابقاہ نے اونکے تحریری سوالات کے جوابات نمبروار اونہین کتابون سے دیے کہ جنکو اون لوگون نے اپنے ثبوت مین عدالت مین داخل کیا تھا چنانچہ وہ جوابات اصل جو اردو زبان مین تھے اونکا انگریزی ترجمہ ہوکر اردو و انگریزی دونون عدالت مین داخل کئے گئے اور وکلار فریق حنفیہ نے اون جوابات کو انگریزی ترجمہ سے بامعان نظر دیکھکر برسر اجلاس مفصلا بیان کیا اور حاکم نے بغور سنا اور انگریزی ترجمہ کو اپنے مکان لیجاکر خوب غور و تامل سے ملاحظہ کیا اور بالکل انکا مکر و فریب حاکم پر ظاہر ہو گیا اور اصل حال حاکم کے ذہن نشین ہو گیا اسکے بعد جو فرقہ غیر مقلدین اور انکے وکلا نے چاہا کہ بحث کرین اور ان جوابات کے جواب دین تو چونکہ یہ جواب اونکا حقیقت مین جواب نہ تھا بلکہ منہ چڑانا تھا اسلئے حاکم نے کچھ التفات نہ کیا اور جو کچھ وکیل نے ہٹ دہرمی سے کہا بھی تو حاکم نے خود جواب دیکر اوڑا دیا اور ایک عمدہ فیصلہ دیا کہ جسکے نقل حرف بحرف آگے آئیگی —

چونکہ فرقہ مقلدین اہل سنت وجماعت کو اون جوابات اور فیصلہ کے ملاحظہ کا بہت شوق تھا اور نیز یہ خیال کہ اصل واقعی امر کو دیکھین کہ کیا ہے اس سبب سے وہ جوابات اور فیصلہ منصف صاحب کا اور اظہار جناب مولوی رسول شاہ صاحب کا جو اس مرتبہ ہوا تھا

یہ سب چھپکر شائع کیا گیا تاکہ سب مسلمانون کو اصل کیفیت سے کما حقہ آگاہی ہو اور ان لوگون کے دام فریب مین نہ پھنسین اگر کسیکو کچھ شبہ ہو تو بلا تردد نقل باضابطہ فیصلہ وغیرہ کی منصفی سے منگوا کر دریافت کر سکتا ہے کچھ بڑی بات نہین -

عبارت مستدلہ مدعی

عبارت مستدلہ مدعی

خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۳۹ بخاری اور مسلم ایسی کتاب ہے کہ جسپر اتفاق کیا ہے کل مسلمانون نے کہ یہ کتاب یقینا صحیح ہے پس جو شخص اسکو حقیر سمجھے وہ بدعتی ہے اور مسلمان نہین -

جواب منجانب مدعا علیہ

کتاب مذکور کے صفحہ ۱۳۹ کے عبارت کا جو خلاصہ لکھا ہے وہ ٹھیک نہین ہے دونون کے مضامین مین بہت فرق ہے اصل عبارت یون ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین -

خلاصہ مین کل مسلمانون کا لفظ موجود ہے اور اصل عبارت مین فقط محدثون کا لفظ ہے جسکے معنی حدیث جاننے والے کے ہین اور خلاصہ مین لکھا ہے من المتصل المرفوع صحیح جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بخاری اور مسلم مین جسقدر حدیثین قسم متصل مرفوع سے ہین وہ صحیح ہین اور اسکے سوا اور قسم کی جتنی حدیثین ہین جیسے مرسل و موقوف وغیرہما انکی صحت کا اس کتاب مین ذکر نہین ہے اور خلاصہ مین لکھا ہے اور مسلمان نہین ہے اور اصل عبارت مین لکھا ہے متبع غیر سبیل المومنین کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ پیروی کرنیوالا ہے غیر طریقہ مومنین کے -

خلاصہ عبارت بخاری صفحہ ۹۸ ـ کہتے ہین عبد اللہ بن عمرؓ کہ پیغمبر رفع یدین کرتے تھے	بخاری کے صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ پر عینی شرح بخاری اوسکا جواب بھی موجود ہے واجابوا عن حدیث الباب ونحوہ بانہ محمول علی انہ کان فی ابتداء

الاسلام ثم نسخ والدلیل علیہ ان عبد اللہ
بن الزبیر رای رجلا یرفع یدیہ فی الصلوۃ عند الرکوع وعند رفع
راسہ من الرکوع فقال لا تفعل فان ہذا شیء فعلہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترکہ ـ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ رفع یدین شروع اسلام میں تھا
پھر منسوخ ہو گیا دلیل اسکی یہ ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے ایک شخص کو نماز میں رکوع
اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا پس کہا کہ مت کر اسکو
اسواسطے کہ کیا تھا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترک کر دیا ـ
ویوید النسخ ما رواہ الطحاوی باسناد صحیح حدثنا ابن ابی داؤد قال انا
احمد بن عبد اللہ بن یونس قال انا ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد
قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی ـ
اور موید ہے رفع یدین کے منسوخ ہونیکو وہ روایت جسکو طحاوی نے اسناد صحیح کے
ساتھ روایت کیا ہے حدیث کی ہمکو ابو داؤد کے بیٹے نے وہ کہتے ہین کہ خبر دی
ہمکو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے وہ کہتے ہین حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے وہ روایت
کرتے ہین مجاہد سے کہ کہا مجاہد نے کہ مینے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی
پس رفع یدین نکیا عبد اللہ بن عمرؓ نے مگر تکبیر اولی مین ـ عن عبد اللہ بن مسعودؓ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ

اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے تکبیر اولی کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ وروی الطحاوی ثم البیھقی من حدیث الحسن بن عیاش بسند صحیح عن الاسود قال رایت عمر بن الخطاب رض رفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ روایت کی ہے طحاوی اور بیہقی نے سند صحیح سے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے تکبیر تحریمہ کے اس سے بھی حدیث رفع یدین کا منسوخ ہونا ثابت ہے اور ترمذی کے صفحہ ۵۰ مین ہے قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔ کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھکر نہ بتلاؤن (یعنی بتلاتا ہون) پس نماز پڑھی اور رفع یدین نکیا مگر اول دفعہ اور کہا ترمذی نے حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

عبارت منجانب مدعی

خلاصہ عبارت بخاری صفحہ ۱۰۴
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آمین زور سے تم لوگ کہا کرو کیونکہ اس سے گناہ معاف ہوتا ہے

بخاری کے صفحہ مذکور کی حدیث کہ جسکا خلاصہ یہ لکھا ہے اس عبارت مین ایسا کوئی لفظ نہیں ہے کہ جس سے آمین زور سے کہنا ثابت ہو حدیث۔ عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا آمین

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم لوگ آمین اس حدیث میں

صرف فقولوا آمین کا لفظ ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ کہو تم لوگ آمین اور صفحہ ۱۰۸
کے حاشیہ پر عینی شرح بخاری سے آمین آہستہ کہنے کی دلیل موجود ہے وہ حدیث
یہ ہے واحتج اصحابنا بما رواہ احمد وابوداؤد والطیالسی وابویعلی الموصلی
فی مسانیدہم والطبرانی فی معجمہ والدارقطنی فی سننہ والحاکم فی
مستدرکہ من حدیث شعبة عن سلمة ابن کہیل عن حجر ابی العنبس عن
علقمة ابن وائل عن ابیہ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما بلغ غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ ترجمہ عینی نے دلیل پکڑی
ہے ہمارے علما حنفیہ نے ساتھ اوس حدیث کے کہ جسکو روایت کیا ہے احمد
اور ابوداؤد اور طیالسی اور ابویعلی موصلی نے اپنی مسندون مین اور طبرانی نے اپنے معجم
مین اور دارقطنی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین حدیث شعبہ سے
اور وہ روایت کرتے ہین سلمہ ابن کہیل سے اور وہ روایت کرتے ہین حجر ابی العنبس سے
وہ روایت کرتے ہین علقمہ ابن وائل سے کہ پڑہی مین نے نماز ساتھ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس جب پہونچے ولا الضالین پر کہا آمین آہستہ۔ وبما رواہ الطبری
فی تہذیب الآثار حدثنا ابوبکر ابن عیاش عن سعید عن ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی
رضی اللہ عنہما یجہران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین ترجمہ اور دلیل پکڑی ہے
علما حنفیہ نے ساتھ اوس حدیث کے کہ جسکو روایت کیا ہے طبری نے تہذیب
الآثار مین وہ یہ ہے کہ حدیث کیا مجھکو ابوبکر بن عیاش نے ابی سعید سے اور انہون
نے ابو وائل سے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نہین زور سے کہتے
تھے بسم اللہ اور آمین کو اور بخاری کے صفحہ ۱۰۷ مین ہے۔ وقال عطاء

امین دعاء اور کہا عطار نے آمین دعا ہے اور دعا آہستہ مانگنے کا حکم ہے چنانچہ قرآن شریف کے آٹھوین پارہ سورہ اعراف مین ہے ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ دعا کرو تم لوگ اپنے رب سے روکر اور آہستہ اس آیت اور حدیث سے صاف ثابت ہے کہ آمین دعا ہے اوسکو آہستہ کہنا چاہئے۔

عبارت اشتہار مدعی

خلاصہ عبارت ابن ماجہ صفحہ ۶۲
روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی لوگ آمین کہنے پر تمہاری چڑھتے ہین تم آمین خوب زور سے کہا کرو۔

ابن ماجہ کے صفحہ ۶۲ کے جس حدیث کا یہ خلاصہ لکھا گیا ہے اوس حدیث کا یہ خلاصہ نہین ہے کیونکہ وہ وہ حدیث یہ ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیھود علی شئ ما حسدتکم علی امین فاکثروا من قول امین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد کیا تم سے یہود نے کسی چیز پر جیسا کہ حسد کیا ہے تم سے آمین پر پس زیادہ کہو تم آمین پس اس حدیث مین ایسا کوئی لفظ نہین ہے کہ جسکا ترجمہ یہ ہووے کہ آمین خوب زور سے کہا کرو اور فاکثروا من قول آمین کے عبارت ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ پس زیادہ کہو تم لوگ آمین۔

عبارت اشتہار مدعی

خلاصہ عبارت ارکان بحر العلوم
حنفی ہمارے مذہب حنفی مین آمین آہستہ کہنے کی جو لوگ حدیث بیان کرتے ہین وہ حدیث غلط ہے بلکہ خلاف اوسکے ابی ہریرہؓ

جواب نمبر تین اور نمبر ۵ پانچ مین آمین آہستہ کہنے کی دلیل ہم لکھ چکے ہین اور ارکان بحر العلوم مین بھی لکھا ہے یقول امین سرا ولو کان الصلوۃ جھریۃ ویومن الماموم ایضا یعنی کہے آمین آہستہ اگرچہ ہو نماز جہریہ اور آمین کہے مقتدی بھی اور تھوڑی

سے روایت ہے کہ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
آمین زور سے کہتے تھی
یہان تک کہ صف اول
کے لوگ سنتے تھے

عبارت کے بعد لکھا ہے - واما الاسرار بالتامین فھو مذھبنا - آہستہ آمین کہنا ہمارا مذہب ہے اور رفع یدین کے معاملہ مین بھی اس کتاب مین لکھا ہے - ولا یرفع الا یدی فی شئ من الرفع والخفض ولا عند النہوض الی الرکعۃ الثانیۃ الا عند تکبیرۃ الافتتاح وھو مذھبنا - یعنی اور نہین رفع یدین کرنا چاہئے نہ اوٹھنے کے حالتمین اور نہ بیٹھنے کی حالتمین اور نہ دوسری رکعت شروع کرنیکے وقت مگر ہان پہلی بار یعنی جسوقت نماز شروع کرے اور یہی ہملوگونکا مذہب ہے اور اوسی کتاب مین ہے حدیث عدم الرفع بروایت ابن مسعود صحیح بلاشک یعنی نہ رفع یدین کرنیکی حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے صحیح ہے بلاشک اور اوسی کتاب مین ہے وعن خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدیقین ابی بکرؓ ایضاً نقل عدم الرفع الا حال الافتتاح وقد روی الدار قطنی تارۃ عن ابراھیم عن عبد اللہ وتارۃ عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکرؓ وعمرؓ فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوۃ - یعنی روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رفع یدین نکرنا مگر شروع نماز مین اور روایت کی دار قطنی نے ایکبار ابراہیم سے اور وہ عبد اللہ سے اور دوسرے بار ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہا عبد اللہ نے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی پس نہ رفع یدین کیا ان حضرات نے مگر شروع نماز مین

نمبر ۲ دو اور تین مین ہم اسکا جواب لکھ چکے ہین ۔ ۷ اہل سنت و جماعت یعنی مقلدین مین سے کوئی شخص اہل حدیث کو برا نہین سمجھتا ہے	خلاصہ عبارت غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۱ نماز مین آمین زور سے کہے اور رفع یدین کرے
۸ تفسیر مظہری کے صفحہ ۳۹۳ کے عبارت کا جو خلاصہ مدعی نے لکھا ہے وہ ٹھیک نہین ہے چنانچہ اصل عبارت یہ ہے ۔	
ومن ھھنا یظھر انه اذا صح عند احد حدیث مرفوع من النبی صلی اللہ علیه وسلم سالما عن المعارضة ولم یظھر له ناسخ وکان فتوی ابی حنیفة رح مثلا خلافه وقد ذھب الی وفق الحدیث احد من الائمة الاربعة یجب علیه اتباع الحدیث الثابت ولا یمنعه الجمود علی مذھبه من ذلك لئلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ۔	۹ خلاصہ عبارت غنیۃ الطالبین حضرت محبوب پاک صفحہ ۱۹۰ بدعتی کی یہ پہچان ہے کہ اہل حدیث کو برا سمجھے ۔
اور ٹھیک ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت اور حدیث پیغمبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کسیکو کوئی حدیث صحیح مرفوع ملجائے کہ جسکے مخالف کوئی حدیث صحیح نہو اور نہ کوئی اوسکا ناسخ ہوا اور ہو فتوی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مثلا اس حدیث کے خلاف اور اس حدیث کو چارون اماموں مین سے کسی امام نے قبول بھی کیا ہو تو ضرور ہے اوسوقت کہ پیروی کرے حدیث پیغمبر کی اور نہ اٹھارے اپنے مذہب پر تاکہ لازم نہ آوے بنانا ہم مین سے بعض کا بعض کو رب اپنا سوائے اللہ تعالی کے اور اوسی صفحہ مین سے	۱۰ خلاصہ عبارت تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ حنفی صفحہ ۳۹۲ اس آیت قرآن کے اور حدیث پیغمبر کے معلوم ہوا کہ جب کوئی حدیث صحیح پیغمبر کی ملجاوے اور مثلا ہو فتوی امام ابو حنیفہ رحمۃ

اللہ علیہ کا خلاف
اسکے اوسوقت واجب
ہے حدیث پر چلنا
اور نہیں چاہیے اڑے
رہنا اپنے مذہب پر
تا کہ مشرک نہو جاوے
اور مسلمانی سے خارج

انما قلت فی العمل بالحدیث ان یکون ذلک الحدیث قد ذهب الیه احد من
الائمة الاربعة کیلا یلزم العمل علی خلاف الاجماع فان اهل السنة قد افترقوا
بعد القرون الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب فلم یبق مذهب
فی فروع المسائل سوی هذه الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی
بطلان قول یخالف کلهم وقد قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة وقال الله تعالی ومن یتبع غیر
سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا

یعنی میں نے جو حدیث پر عمل کرنیکے واسطے یہ شرط لگائی ہے کہ اس حدیث کو چارون
مین سے کسی امام نے قبول بھی کیا ہو سو اسواسطے کہ نہ لازم آوے عمل کرنا اجماع کے خلاف پر
کیونکہ فرقہ اہل سنت وجماعت کے تین یا چار قرنون کے بعد چار مذہب قرار پائے ہین
اور سوائے ان چار مذہبون کے کوئی مذہب فروع مسائل مین باقی نرہا پس اسبات پر
اجماع مرکب ہوا کہ جو قول ان چار مذہبون سے خلاف ہے وہ باطل ہے اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتفاق کریگی امت میری گمراہی پر اور فرمایا اللہ
تعالی نے کہ جو پیروی کریگا خلاف طریقہ مومنین کے پھیر دینگے ہم اوسکو جسطرف
وہ پھرا اور ڈالینگے ہم اوسکو دوزخ مین اور برا ہے یہ ٹھکانا اوسکا۔ اور اوسی
مین لکھا ہے۔ وایضا لا یحتمل کون الحدیث مختفیا عن الائمة الاربعة وعن
اکابر العلماء من تلامذتهم فترکهم قاطبة العمل بالحدیث دلیل علی کونه منسوخا
او ماؤلا۔ یعنی احتمال نہین ہو سکتا ہے کہ کوئی حدیث چارون اماموں سے کسی
کو نہ ملی ہو اور اونکے شاگردون مین سے کسی سے چھپی ہو پس نہ عمل کرنا ان سبکا

نمبر ۹ خلاصہ عبارت ایضاح الحق مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صفحہ ۷ مسلمان کو چاہیے کہ اپنا چال وچلن پیغمبر کے مطابق رکھے اور نہ اختیار کرے کسی مذہب خاص کو۔

نمبر ۱۰ خلاصہ عبارت میزان الکبریٰ صفحہ ۱۷ ابوحنیفہ کو بہت حدیثین نہین پہونچین اسواسطے انکے مذہب مین قیاس زیادہ ہوا

نمبر ۱۱ عبارت میزان الکبریٰ صفحہ ۳ ایک مذہب پر چلنے سے عمل کامل نہین ہوتا ہے

کسی حدیث پر صاف دلیل ہے اسبات کی کہ وہ حدیث منسوخ ہے یا مطلب اوسکا حقیقت مین کچھہ اور ہے۔

نمبر ۹ ایضاح الحق کے صفحہ ۷ کی عبارت کا جو خلاصہ لکھا ہے وہ ہمارے واسطے سند نہین ہے کیونکہ مولوی اسمعیل صاحب غیر مقلد تھے اور چارون مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا اختیار کرنا پیغمبر کی پیروی ہے سر مو فرق نہین جیسا کہ مایة مسائل کے صفحہ ۹۲ مین مولانا حضرت شاہ اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہین ہرگز مقلد ایشان را بدعتی نخواہند گفت زیراکہ تقلید ایشان تقلید حدیث شریف است باعتبار ظاہر و باطن پس متبع حدیث را بدعتی گفتن ضلال و موجب نکال است۔ ترجمہ چار مذہبون کے مقلدون مین سے کسی مذہب خاص کے مقلد کو بدعتی نکہنا چاہیے اسواسطے کہ پیروی مذہب خاص کی ان چارون مین سے پیروی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے باعتبار ظاہر و باطن کے پس حدیث کی پیروی کرنیوالے کو بدعتی کہنا گمراہی ہے۔ چنانچہ امام غزالی رحمة اللہ علیہ کیمیای سعادت کے صفحہ ۲۳۵ مین لکھتے ہین اگر شافعی مذہب نکاح بے ولی یا نبیذ خرما خورد او را منع کردن روا بود کہ مخالفت صاحب مذہب خود کردن نزدیک ہیچ کسی روا نبود۔ یعنی اگر شافعی مذہب والا نکاح بغیر ولی کے کرے یا نبیذ خرما کا پیئے تو اوسکو اس کام سے روکنا درست ہے اسواسطے کہ مخالفت اپنے مذہب والے کی کسیکے نزدیک جائز نہین اور اوسی صفحہ مین یہہ بھی فرماتے ہین اتفاق مسلمانان است کہ ہر کہ بخلاف اجتہاد خود یا بخلاف اجتہاد صاحب مذہب خود کاری کند عاصی است پس این بحقیقت حرام است۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ علما کا اتفاق ہے کہ جو شخص اپنے اجتہاد کے خلاف یا اپنے مذہب والے کے اجتہاد کے خلاف کوئی کام کرے وہ گنہگار ہے۔ پس یہ کام خلاف حقیقت مین حرام ہے اور اوسی صفحہ مین یہ بھی فرماتے ہین۔ وآنکہ می گوید روا بود کہ ہر کسی مذہب کہ خواہد فرا گیرد سخن بیہودہ است و اعتقاد را نشاید۔ یعنی جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جو جسکا مذہب چاہے اختیار کر لے یہ بات بیہودہ ہے اور لایق اعتبار کے نہین ہے

نمبر ۱۰ ۔ نمبر ۸ مین تفسیر مظہری سے ہم اسبات کو ثابت کر چکے ہین کہ یہ احتمال نہین ہو سکتا ہے کہ کوئی حدیث چارون امامون مین سے کسی کو نہ ملی ہو اور انکے شاگردون مین سے کسی سے چھپی ہو

نمبر ۱۱ یہ اوس شخص کے واسطے ہے کہ مرتبہ اجتہاد مطلق کو پہونچا ہوا اور عین شریعت تک اوسکی رسائی ہوئی ہو اور جو شخص

نمبر ۱۲ خلاصہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۹۴ اصحابہ وتابعین الاخر۔

نمبر ۱۳ خلاصہ عبارت جلد ۳ شامی صفحہ ۲۹۴ جاہل کسی مذہب خاص کا مقلد نہیں ہوتا اوسکا مذہب وہی ہے جو کوئی عالم اوسکو بتاوے مذہب دالاصرف وہ شخص ہے جو علم اور سمجھ اور استدلال کی قوت رکھتا ہے یا وہ شخص ہے جس نے کسی مذہب خاص کی کتابونکو پڑھا ہے اور عامی حنفی شافعی کہنے

اس رتبہ کو نہ پہونچا ہو اوسکے واسطے واجب ہے کہ ایک مذہب خاص کی پیروی کرے جیسا کہ میزان الکبریٰ کے صفحہ ۳۰ مین ہے یجب علیك التقلید بمذهب ما دامت لم تصل الی شهود عین الشریعة الاولی خوفا من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم

یعنی واجب ہے تمپر پیروی ایک مذہب خاص کی جب تک عین شریعت تک تمہاری رسائی نہو کیونکہ اگر باوجود نہ پہونچنے اس درجہ کے تم پیروی ایک مذہب کی نکروگے تو خوف ہے تمہارے گمراہ ہو جانیکا اور ان دنون اسی پر سب کا عمل ہے۔

نمبر ۱۲ حجۃ اللہ البالغہ معتبر کتابون سے نہین ہے کیونکہ اسکے اسکے اکثر اقوال جمہور علما کے خلاف ہین۔

نمبر ۱۳ مدعی نے شامی کی جلد تین کے صفحہ ۲۹۴ کے جس عبارت کا خلاصہ لکھا ہے وہ عبارت صفحہ مذکور مین نہین ہے بلکہ صفحہ ۱۹۰ مین ہے اصل عبارت یہ ہے

العامی لا مذهب له بل مذهبه مذهب مفتیه اسکا خلاصہ جو مدعی نے لکھا ہے وہ غلط ہے کیونکہ اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے عوام کا کوئی مذہب نہین ہے بلکہ جو مجتہد کا مذہب ہے وہی اوسکا مذہب ہے یعنی جو شخص جس مجتہد کا مقلد ہے اوس مجتہد کا جو مذہب ہے اوسکا بھی وہی مذہب ہے۔

والا صرف اس کہنے
سے مذہب والا نہین
ہوسکتا ہے

نمبر۱۴ خلاصہ عبارت عالمگیری
جلد صفحہ ۸۶ اگر امام
مسجد فاسق بھی ہو تو بھی
جمعہ کی نماز اوسکے اقتدا
مین پڑھنا ضرور ہے
اور دوسرے وقتونکی نماز
کیواسطے اوس مسجد سے
نکل جانا چاہیے۔

نمبر۱۵ خلاصہ عبارت
تفسیر مظہری صفحہ ۲۷ توحید
کے معنی ہین محمد رسول اللہ
کے نبوت پہچاننا اور قرآن
کی حقیقت کو جاننا حاصل
جسکا یہ ہے کہ حدیث اور
قرآن کو ٹھیک جاننا۔

نمبر۱۶ خلاصہ عبارت تفسیر

نمبر۱۴ مدعی نے عالمگیری کے صفحہ ۸۶ مین جس عبارت کا حوالہ کیا ہے وہ عبارت اوس صفحہ مین نہین ہے بلکہ جلد اول کے صفحہ ۸۶ مین ہے اور اوس عبارت کے خلاصہ مین مدعی نے بڑا فریب کیا ہے اصل عبارت یہ ہے۔ الفاسق اذا کان امام یوم الجمعة وعجز القوم عن منعه قال بعضهم يقتدى به في الجمعة و لا يترك الجمعة بامامته وفي غير الجمعة يجوز ان يحول الى مسجد آخر ولا ياثم به۔ یعنی فاسق جسوقت امام جمعہ کا ہو اور عاجز ہون قوم اوسکی امامت کے روکنے سے اس صورت مین کہا ہے بعض نے کہ جمعہ مین اوسکے اقتدا کیجاوے اور جمعہ اوسکی امامت سے نچھوڑا جاوے اور جمعہ کے سوا اور وقتون مین جائز ہے کہ دوسری مسجد مین جاوے اور اوسکی اقتدا نکرے

چونکہ معلوم نہین کہ مدعی کی کیا غرض ہے اسواسطے اسکا کچھ جواب ابھی ہم نہین لکھ سکتے ہین

نمبر۱۶ اسکے دو جواب ہین اول یہ کہ تفسیر کبیر کی جلد آٹھ ۸ کے صفحہ ۳۴۶ کے عبارت کا خلاصہ لکھا ہے وہ ٹھیک نہین ہے کیونکہ اصل عبارت یہ ہے۔

ای یعبدونه موحدين له۔ یعنی پوجتے ہین وہ لوگ اللہ کو موحد ہوکر اور جواب دوم یہ ہے کہ اس عبارت کے نقل

اکسیر جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ جو ہین لوگ اللہ کو موحد ہو کر۔	کرنے سے مدعی کی کیا غرض ہے اوسکو چاہئے کہ عدالت مین اوسے بیان کرے
نمبر ۱ خلاصہ عبارت تفسیر جلالین صفحہ ۴ اے لوگو موحد بنو	نمبر ۱ معلوم نہین تفسیر جلالین کی اس عبارت کے لکھنے سے مدعی کی کیا غرض ہے اوسکو لازم ہے کہ اپنی غرض کو عدالت مین بیان کرے

سوال منجانب عدالت

لا مذہبون کے پیچھے حنفیون کی نماز جائز ہے یا نہین۔

جواب منجانب مدعا علیہ

حنفیونکی نماز غیر مقلدون کے پیچھے جائز نہین ہے کیونکہ وہ لوگ سنت و جماعت سے خارج ہین جیساکہ طحطاوی کے جلد ۴ کے صفحہ ۱۵۳ مین ہے۔ وہذہ الفرقۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب اربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمہم اللہ ومن کان خارجاً عن ہذہ الاربعۃ فی ہذا الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار۔ فرقہ ناجیہ یعنے فرقہ سنت وجماعت کا جمع ہے آجکے دن چار مذہبون مین کہ وہ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص خارج ہے ان چارون مذہبون سے اس زمانہ مین وہ بدعتیون اور دوزخیون سے ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ غیر مقلد لوگ مسائل حنفیہ کے رعایت نہین کرتے ہین تو اس صورت مین امام کی نماز مقتدی کے نزدیک صحیح نہین ہوتی ہے تو اقتدا ایسے امام کی صحیح نہین ہوگی کیونکہ امامت کی شرطون سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ مقتدی کے نزدیک امام کی نماز صحیح ہو جیساکہ شامی کی جلد اول صفحہ ۳۷۰ مین ہے۔ وکذا لو کانت صحیحۃ فی زعم الامام فاسدۃ فی زعم المقتدی لبنائہ علی الفاسد فی زعمہ فلا یصح۔ اگر ہے نماز صحیح امام کے نزدیک اور فاسد ہے مقتدی کے نزدیک تو نہ صحیح ہوگی اقتدا ایسے امام کے پیچھے کیونکہ مقتدی کے نزدیک

اس اقتدا کی بنا فاسد پر ہے اور طحطاوی کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۹ مین ہے - اما اذا علم
مفسدا فی رائہ کخروج دم فلا یصح الاقتداء وان کان غیر مفسد فی اعتقاد الامام
جب مقتدی امام سے ایک امر مفسد کو موافق اپنے مذہب کے جانین جیسا کہ نکلنا خون کا تو اقتدا صحیح
نہوگی گو وہ امر امام کے نزدیک مفسد نہوا ور ہدایہ کے باب الوتر مین ہے - واذا علم المقتدی منہ

مایزعم بہ فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ لا یجزیہ الاقتداء لہ اور جب مقتدی امام سے ایسے بات کا گمان
کرے جس سے مقتدی کی نماز فاسد ہوتی ہو جیسا کہ فصد وغیرہ تو نہین کافی ہوگی مقتدی کو یہ اقتدا

سوال دوم منجانب عدالت

ایک مسجد مین دو جماعت ایک وقت مین جائز ہے یا نہین

جواب منجانب مدعا علیہ - اگر جماعت مخالف مذہب کی قایم ہے تو ایک وقت مین دو جماعت جائز ہے
ورنہ جائز نہین - چنانچہ درمختار کے کتاب الصلوۃ مین ہے - وکذا یکرہ التطوع عند
اقامتہ صلوۃ مکتوبۃ ای اقامۃ امام مذہبہ - حاصل اسکا یہ ہے کہ جسوقت جماعت جس مذہب
کے قایم ہو اور امام ہم مذہب ہو تو نماز نفل اوسوقت مکروہ ہے اور طحطاوی کے جلد
اول کے صفحہ ۲۱۰ مین درمختار کے اس قول پر لکھا ہے - مفہومہ انہ اذا قام مخالف لا یکرہ
التطوع مطلقا - مطلب اسکا یہ ہے کہ اگر امام مخالف مذہب ہے تو نماز نفل ہر حال
مین درست ہے اور طحطاوی کے اسی صفحہ مین ہے - ان صلوۃ النافلۃ فی حال جماعۃ
المخالف غیر المراعی او قعودہ من غیر صلوۃ او صلوتہ بجماعۃ اخری لا یکرہ - خلاصہ اسکا یہ ہے
کہ بوقت قایم ہونے جماعت مذہب مخالف کے جو دوسرے مذہب کے مفسدات کی رعایت نہین
کرتے نماز نفل پڑھنا یا فقط بیٹھے رہنا یا دوسری جماعت سے اوسیوقت نماز پڑھنا بلا
کراہت درست ہے اور مدعی نے جو ثبوت مین اپنے فتاوی عالمگیری سے نقل کیا ہے
کہ تکرار اذان و جماعت ایک مسجد مین جائز نہین ہے او سصورت مین ہے کہ مذہب مین دونون جماعت جامعتہ ہون

اوجہ مذہب مین مختلف ہون تو درست ہے جیساکہ درمختار اور طحطاوی کی عبارت مذکور سے واضح ہوچکا

سوال نمبر ۳

یہ حکم صاحب مجسٹریٹ بہادر کا بہ نسبت مدعیون کے کہ تملوگ رفع یدین نکرو اور آمین زور سے نکہو موافق شریعت کے ہے یا نہین

جواب

یہ حکم موافق شریعت کے ہے کیونکہ وہ سب پہلے حنفی تھے اور بعد اوسکے نامذہب ہوے اور حکم شرع کا یہ ہے کہ جو شخص حنفی المذہب اپنے مذہب کو چھوڑکر شافعی المذہب ہو وہ لایق تعزیر اور نکال دینے کے بستی سے ہے جیساکہ طحطاوی کے جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ مین اسکی نظیر موجود ہے وہ یہ ہے وحکی ان اباحفص بن عبداللہ بن ابی حفص الکبیر رحمہ اللہ تعالی ارتحل الی مذہب الشافعی فامر بالتعزیر والنفی عن البلدۃ۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ ابوحفص بن عبداللہ نے اپنا مذہب چھوڑکر مذہب شافعی کو اختیار کیا پس حکم دیا حاکم نے اوسکو سزا دینے کا اور شہر سے نکال دینے کا اور عالمگیری کی جلد ثانی کے صفحہ ۷۰ مین ہے حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر۔ ترجمہ۔ حنفی جب اپنا مذہب چھوڑکر مذہب شافعی کا اختیار کرے تو سزا دیجاوے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ صاحب موصوف بہادر نے انلوگون کے ساتھ بہت رعایت کی اور سزا کا حکم نفرمایا کیونکہ مدعیون نے چارون مذہب کو چھوڑکر نیا طریقہ نکالا ہے

تاریخ نقل اظہار جناب مولوی رسول شاہ صاحب امرتسری تم العظیم آباد ۲۱ دسمبر ۱۸۹۸ء

سوال منجانب عدالت	اظہار جناب مولوی رسول شاہ صاحب
نام آپکا	رسول شاہ
باپ کا نام	اسد شاہ
ساکن	عظیم آباد
آپ عالم ہین	ہان ہم عالم ہین
اس کتاب کا نام کیا ہے	نام اسکا تنویر الحق ہے
کسکی تصنیف ہے	مولوی قطب الدین صاحب کی تصنیف ہے
یہ کتاب معتبر ہے	ہان یہ معتبر کتاب ہے
جرح وکیل اپیلانٹ	
کیسے معلوم ہوا کہ یہ کتاب معتبر ہے	اس وجہ سے معلوم ہوا کہ مولوی قطب الدین صاحب جو اس کتاب مذکور کے مصنف ہین علماء حنفیہ اونکو مانتے ہین۔
مولوی قطب الدین صاحب زندہ ہین	زندہ نہین ہین۔
کتنا عرصہ ہوا کہ مر گئے	معلوم نہین
کہان رہتے تھے	سنا ہی اور اونکی تصنیف سی بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہین رہتے تھے

اس کتاب کا جواب بھی ہوا ہے ... ہان اسکا جواب ہوا ہے اور اوسکے جواب کا بھی جواب ہوا ہے -

اسکا جواب کون کتاب ہے — معیار الحق ہے

کسکی تصنیف ہے — نذیر حسین کی تصنیف ہے

نذیر حسین مولوی ہین یا نہین — ہمکو معلوم نہین

آپنے لوگونسے سنا ہے کہ اونکو مولوی کہتے ہین — ہان جو لوگ اونکی طور پر ہین وہ اونکو مولوی کہتے ہین

اونکا کیا طور ہے — وہ کسی مذہب کے پابند نہین ہین اور ایسے شخص کو غیر مقلد کہتے ہین

عالم کسکو کہتے ہین — جو صرف و نحو و منطق و حکمت و فقہ و تفسیر و حدیث و اصول فقہ وغیرہ پڑھا ہو

آپ نے پڑھا ہے — ہان ہم نے پڑھا ہے

کہان پڑھا ہے — علیگڈھ مین مولوی لطف اللہ صاحب سے -

آپکے دین کی کتاب کون زبان مین معتبر ہے — اردو فارسی عربی سب زبان مین معتبر ہے

تاریخ ۲۸ دسمبر کو جو حنفیون کے طرف سے بحث ہوئی - تو حنفیون کے وکیل نے اپنے ثبوت کی کتابین داخل کین اوسوقت حاکم نے مولوی عبد العزیز سے کہا کہ کتاب بخاری کے حاشیہ پر جو شرح عینی ہے اوسکو پڑھکر ترجمہ کرو مولوی عبد العزیز نے کتاب بخاری کے متن سے حدیث رفع یدین کو پڑھنا شروع کیا حنفیون کے وکیل نے مولوی سبحان اللہ صاحب سے کہا کہ دیکھئے یہ جو پڑھتے ہین صحیح ہے یا نہین مولوی صاحب نے کہا کہ شرح عینی جو حاشیہ پر ہے اوسکو نہین پڑھتے بلکہ متن کتاب کو اپنے مطلب کے موافق پڑھتے ہین تب حنفیون کے وکیل نے کہا کہ آپ اونسے اوسی جگہ سے پڑھوائیے مولوی صاحب نے اوسیوقت بخاری کے اوسی صفحہ کے حاشیہ پر نشان دیکر بتلایا کہ یہان سے پڑھئے اور حاکم نے بھی کہا کہ جس جگہ سے مولوی صاحب کہتے ہین اوسی جگہ سے پڑھو تب تو مولوی عبد العزیز

سے کچھ بن نہ پڑی مجبور ہوکر وہین سے پڑہا اور اوسکا ترجمہ کیا بعد اوسکے حاکم نے پوچھا
یہ کون سی کتاب ہے مولوی عبد العزیز نے کہا چھاپے والے نے چھاپ دیا ہے۔ مولوی صاحب نے
کہا چھاپے والے کا یہ کام نہین کہ اپنے طرف سے کتاب پر حاشیہ چھاپ دیوے۔ پھر مولوی
عبد العزیز نے کہا کہ مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے لکھا ہے مولوی صاحب
نے جواب دیا کہ مولوی احمد علی صاحب محدث اپنے طرف سے حاشیہ نہین لکھتے ہین
بلکہ بخاری کے شرح مثل عینی و فتح القدیر و قسطلانی وغیرہ سے نقل کرکے لکھتے ہین اور یہ حاشیہ عینی
شرح بخاری سے نقل کیا ہے پھر مولوی عبد العزیز نے کہا کہ حاشیہ مین کہان لکھا ہے کہ
یہ عینی کی عبارت ہے۔ تب مولوی صاحب نے جو عبارت کہ حاشیہ کی پڑھی گئی تھی
اوس سے کچھ آگے کی عبارت دیکھ کے بتایا کہ دیکھئے یہ کیا لکھتے ہین۔ هذا بنذة مما
ذکرہ العینی۔ یعنی یہ تھوڑا ہے اوسکا کہ جسکو عینی نے ذکر کیا ہے۔ تب مولوی عبد العزیز
نے کہا کہ جہان سے آپ نے پڑھوایا ہے وہان تو یہ نہین لکھا ہے کہ یہ کلام عینی کا ہے
تب مولوی صاحب نے جواب دیا کہ عینی کا کلام ابھی تک تمام نہین ہوا ہے یہان کیونکر
لکھتے۔ تب تو یہ حضرت چھٹ پٹا کے رہگئے اور حاکم نے بخوبی سمجھ لیا کہ یہ سراسر انکی دھوکا
بازی ہے۔ اسیطرح سے اوس روز ترمذی۔ بخاری۔ طحطاوی اونسے پڑھوائی گئی۔
۷ر جنوری ۱۸۸۶ء کو جب اپیلانٹ کے طرف سے جواب الجواب ہوا تو اونکے وکیل نے پوچھا کہ حنفی
کی نماز جو وہابی کے پیچھے درست نہین ہے رد المحتار مین کس جگہہ ہے دکھلائے مولوی صاحب نے فورا
رد المحتار کی جلد اول کے صفحہ ۴۲۷ مین۔ وکذا لو کانت صحیحة فی زعم الامام کی عبارت
نشان دیکر کہا کہ یہان سے پڑھکر ترجمہ کیجئے تب مولوی عبد العزیز نے وکذا لو کانت صحیحة
فی زعم الامام پڑھکر آگے سے پڑھنا شروع کیا فاسدة فی زعم المقتدی لبنائه علی الفاسد فی زعم

فلا یصح - اس عبارت کو جو حنفیوں نکے مطلب کی تھی اور اونکے خلاف صاف اوڑا دیا یعنے ایک سطر بیچ مین سے کہ جسکا سلسلہ یہ تھا - فاسد ۃ فی زعم المقتدی - چھوڑکر پڑہا - مولوی صاحب نے اوسیوقت اس عبارت کو پڑہکر سنا دیا اور کہا کہ ایک سطر بیچ مین سے جو ہمارے مطلب کی ہے چھوڑکر پڑھتے ہین تب حضرت نے مجبور ہوکر وہین سے پڑھا اور سب حاضرین اجلاس پر یہ فریب اور دھوکہ بازی انکے ظاہر ہوگئی -

تاریخ ۲۸ ر - دسمبر ۱۸۸۵ع کو مولویصاحب نے بر سوال عدالت بیان کیا کہ ارکان جمع ہے رکن کی - رکن نماز کے یہ ہین ۱ کھڑا ہونا - ۲ قرآن پڑھنا - ۳ رکوع کرنا - ۴ سجدہ کرنا مطابق ہدایہ کے شرایط نماز کے یہ ہین - ۱ وضو کرنا - ۲ کپڑا کا پاک ہونا - ۳ شرمگاہ کو چھپانا - ۴ قبلہ رو ہونا - ۵ نماز کی نیت کرنا - فرایض نماز کے یہ ہین - ۱ شروع نماز مین الله اکبر کہنا - ۲ اور آخر نماز مین بیٹھنا - یہانتک کہ التحیات تمام ہو یہ سب صفحہ ۵ و ۳۶ و ۳۰ سے کتاب مذکور کے لکھوایا - صفحہ ۳ جلد ۱ کتاب ہدایہ کو دیکھکر تفرقہ حنفی شافعی کا یہ بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ الله علیہ کے نزدیک مسح کرنا ایک چوتھائی سر کا فرض ہے اور شافعی رح کے نزدیک مسح کرنا سر کا صرف تین بال کے برابر - حرف حرف کا ترجمہ ہے - واقع تاریخ ۲ ر دسمبر ۱۸۸۴ع تجویز منصف دوم مظفر پور

نمبر ۲۸۱ مقدمہ دیوانی - مدعیان حافظ مولا بخش و شیخ فضل رحیم و فضل کریم - بنام امید علی وغیرہ

اس مقدمہ مین نالش مدعیان یہ ہے کہ مدعی نمبر ۱ (امام یعنے پیشوا) اور موذن (یعنی اذان دینے والا) اور مدعی نمبر ۲ و نمبر ۳ متولی (یعنی منتظم) ایک مسجد کے جو ناجپور مین ہے - مدعی نمبر ۱ اوس مسجد مین اذان دیتا ہے اور امامت کرتا ہے جو لوگ کہ اوس مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے اتے ہین اور وہ مسجد مین روشنی کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور لوگون کو پانی دیتا ہے اور دوسرے لوگون کو اس کام سے سروکار نہین ہے سوائے اسکے کہ نماز پڑھین اندر اوسکے اور مدعا علیہم جاہل ہین

اور وہ لوگ بغض و عداوت ساتھ مدعی نمبر۱ کے رکھتے ہین اور اکثر لوگ مسجد مین فساد کرتے ہین اور مدعی نمبر۱ کے کام منصبی مین خلل انداز ہوتے ہین اور مدعا علیہم خود اذان دیتے ہین اور شروع کرتے ہین نماز کو پیچھے ایک امام کے جسکو وہ پسند کرتے ہین ایک علیحدہ جماعت سے ایک ہی وقت اور مدعا علیہم بعض وقت مدعی نمبر۱ کو گالی دیتے ہین اور بعض وقت زبردستی ممبر کو اوس سے چھین لیتے ہین ان وجہون سے اور دوسرے نامناسب باتون سے کہ مدعیان کو تکلیف بہت ہوتی ہے اور حرج واقع ہوتا ہے با دائے عبادت کے اور مدعیان کے کارہائے اذان اور امامت اور تولیت وغیرہ مین حرج ہوتا ہے اسلئے مدعیان چاہتے ہین کہ عدالت مدعیان نمبر۲ و نمبر۳ کو متولی قرار دے اور مدعی نمبر۱ کو موذن اور امام مسجد کا بناوے اور صرف مدعی نمبر۱ ایسے حالت مین لایق کیا جاوے واسطے پڑھانے نماز کل نمازیون کے اور یہ بھی چاہتے ہین کہ مدعا علیہم روکے جاوین مدعی کے فرض کارن مین مخل ہونے سے اور پڑھنے سے نماز پیچھے ایک دوسرے اپنے امام کے جسکو مدعا علیہم پسند کرین اوسوقت جبکہ مدعی پڑھاتا ہے نماز اپنے مذہبی تابعین کو

بیان تحریری

بیان تحریری جو منجانب مدعا علیہم داخل ہوئی ہے اوسمین منجملہ اور اعتراضات کے یہ بھی اعتراض مندرجہ ذیل ہے۔ کہ مدعی نمبر۱ امام و موذن نہین ہوسکتا ہے۔ و مدعیان نمبر۲ و نمبر۳ متولی نہین ہوسکتے۔ اور مدعی نے جو بیان کیا ہے کہ مدعا علیہم وقت نماز کے غل و فساد کرتے ہین محض غلط ہے اور مدعیان نمبر۲ و نمبر۳ سابق مین حنفی تھے اور اب مذہب جدید اختیار کیا اور طور اور طریقہ نماز پڑھنے کا جو برخلاف حنفی کے ہے نکالا ہے اسلئے اب مدعیان کو حق نہین ہے کہ متولی ہون اور مسجد متنازعہ زر چندہ حنفیون سے بنائی گئی تھی اور مدعی نمبر۱ غیر مقلد ہوگیا ہے اسلئے وہ لائق امامت کے نہین ہے اور مدعا علیہم حنفی ہین اور اوسکے پیچھے نماز پڑھ نہین سکتے ہین اور مدعیان نہین لائق ہین سکے جو عدالت سے

چاہتے ہین

ایشو جو منصف سابق نے قایم کیا تھا وہ یہ ہے

ایشو ۱۔ آیا یہ مقدمہ قابل سماعت عدالت ہذا ہے یا نہین ہے۔

نمبر ۲۔ آیا مدعیان کو اس قسم کے مقدمات دائر کرنے کا کوئی سبب ہے یا نہین۔

نمبر ۳۔ آیا اس مقدمہ مین تعدد دعوی ہے یا نہین۔

نمبر ۴۔ آیا مسجد متنازع بنائی ہوئی کسی قدیم پادشاہ حنفی کی ہے یا نہین اور اوسکو مولوی عبد الوہاب نے مدد سے عام مسلمانو کے بنایا یا نہین

نمبر ۵۔ آیا دوسرے طریقہ کا مسلمان شرعا لایق انجام دینے کار ہاے متعلقہ مسجد ہے یا نہین۔

نمبر ۶۔ آیا اماموں سے کسی امام کے مدعیان پیرو کار ہین اور اگر اپنا مذہب چھوڑین تو یہ مقدمہ چل سکتا ہے یا نہین

نمبر ۷۔ آیا مدعیان امام و متولی اوس مسجد کے تھے اور ابھی تک ہین اور وہ اپنے مذہب مین یا ادا اونکے طور نماز پڑھنے مین تبدیل ہوا ہے جسکے وجہ سے وہ نہین لایق تصور کئے جاتے ہین اپنے کامون کے انجام دینے مین

نمبر ۸۔ آیا مدعا علیہم نے اون کامون کو جسکو مدعیہ نے اپنے عرضی دعوے کے دفعہ ۲ مین شکایت کیا ہے یا نہین اور اسوجہ سے مدعیان کو کوئی حق نہین انکے دینے کا اوس مسجد مین ہے یا نہین

نمبر ۹۔ آیا مدعیان مقابلہ مدعا علیہم کے لایق ترجیح امام ہونے کے ہین یا نہین۔

تجویز مقدمہ

پہلا ایشو نمبر ۲ عدالت اپیل مین بحق مدعیان تجویز ہو چکا ہے اسلئے اب ہم باقی ایشو کو اس مقدمہ کے تجویز کرتے ہین نسبت ایشو نمبر ۴ اظہارات سے فریقین کے اینجانب کو تشفی کامل ہوئی ہے کہ عرصہ پچیس ۲۵ و تیس ۳۰ برس کا ہوا کہ مولوی عبد الوہاب جو اوسوقت مین منصف تاجپور کے تھے اونہون نے زر چندہ سے عام مسلمان عام اطراف تاجپور کے اس مسجد کو کہ جو سابق مین خام تھی پختہ بنانا شروع کیا اور اونکے اہتمام اور تاکید سے قریب قریب

طیاری کے ہوگئی تھی ------ اور یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ چندہ دینے والے بالکل
حنفی مسلمان تھے اور یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ یہ مذہب عامل بالحدیث کا ناجیور مین یا اوسکے اطراف مین
کسی کو معلوم نہ تھا صرف سات یا آٹھ برس سے جاری ہوا ہے جب سے کہ مولوی عبد العزیز و مولوی
عبدالرحیم بیٹے شیخ احمد اللہ کے پڑھکر دہلی سے واپس آئے اسلئے کہ مدعی نے بیان کیا ہے کہ
کہ اونکا کوئی مذہب نہیں اور کسی امام کے مقلد نہیں ہین - بہ نسبت الیشو نمبر ۵ و نمبر ۶ کے ہم یہ تجویز
کرتے ہین کہ چونکہ دونون الیشو قریب قریب ایک طور کا ہے اسلیئے واسطے آسانی کے دونوکو شامل
تجویز کرتے ہین - اظہار سے گواہان اس مقدمہ کے ثابت ہوا ہے اور یہ بات قبول بھی کی گئی ہے کہ مدعی
نمبر ۱ جب سے مسجد پختہ بنائی گئی ہے اوسوقت سے امام اور موذن ہے - دیکھو دفعہ ۵ و ۶ -
مدعا علیہ کے بیان تحریری کا اور بھی اظہار مدعی اور مدعا علیہ کا - اور قاضی رمیض الدین سابق
متولی و موذن مسجد کے تھے اور اوسکے مرنیکے بعد مدعی نمبر ۲ و نمبر ۳ جو اسکے بیٹے ہین متولی کا کام
کرتے ہین لیکن مدعا علیہم اعتراض کرتے ہین کہ جب اونہون نے اپنے مذہب حنفی کو چھوڑ دیا تو امامت
اور تولیت باطل ہوئی تو اس مین دو بات پائی گئی ایک یہ کہ مدعیان نے اپنے سابق مذہب کو
تبدیل کیا ہے - اور دوسرا طور عبادت کا اختیار کیا دوسرے یہ کہ اس سبب سے مدعیان قابل عہدہ
امامت اور تولیت کے ہین یا نہین دربارہ امر اول کے - یعنی اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہے -
اور معلوم ہوتا ہے اظہار سے جو اس مقدمہ مین ہوا ہے - اور بھی بیان سے مولا بخش مدعی کے
ثابت ہوتا ہے کہ مدعیان سابق حنفی تھے (یعنی مقلد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے جو کہ موجد
حنفی مذہب کے ہین اور اصل مجتہد اعظم چار مجتہد اماموں مین ہین اور قریب سات آٹھ برس کے ہوا
کہ بعد واپس آنے مولوی عبد العزیز و عبد الرحیم کے دہلی سے اون سبھون نے اختیار کیا اوس مذہب
کہ جسکو عامل بالحدیث کہا جاتا ہے - یعنی چلنا مطابق حدیث کے - اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ

ان دونون فرقہ کے درمیان جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے دربارہ اجماع و قیاس کے
بہت اختلاف ہے اور طور عبادت مین بھی بہت فرق ہے اور اصل اختلافات مندرجہ ذیل ہے۔ حنفی چلتے ہین
مطابق قران کے جو کلام خدا کا ہے اور مطابق حدیث کے جو قول و فعل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور مطابق اجماع کے جو اصحابون کا مقرر کیا ہوا ہے اور مطابق قیاس کے جو قران اور حدیث اور اجماع سے نکالا
گیا ہے اور وہ نہین کہتے ہین آمین زور سے کہ جسکے معنی دعا کے ہین وقت نماز کے اور نہ رفع یدین کرتے
ہین جسکے معنی ہاتھ اوٹھانے کے ہین مگر اول نماز کے لئے اور عامل بالحدیث فرقہ جسمین مدعیان ہین
وہ نہین چلتے ہین قیاس پر اور اجماع پر جب تک نہین پایا جائے اصحابون سے جو مصاحب ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کسی امام کے مطابق نہین چلتے ہین اور لفظ آمین کو زور سے
کہتے ہین اور رفع یدین کرتے ہین اکثر بہت زیادہ اسلئے ظاہر ہے کہ اصل بات مین ان دونون
کے فرقہ ہے ان سب وجوہات سے ہم امر اول کا جواب دیتے ہین کہ مدعیان نے اپنے پہلے حنفی مذہب
کو تبدیل کر دیا ہے اور بھی اپنے نماز پڑھنے کے طور کو بہ نسبت امر دوم کے کہ آیا بہ سبب تبدیل مذہب کے
مدعیان امامت اور تولیت کے قابل ہین یا نہین ہمکو خیال کرنا ہوگا۔ حالت مدعی نمبر ۱ کا و مدعیان
نمبر ۲ و نمبر ۳ کا جو صرف منتظمان مسجد ہین مدعی نمبر ۱ کا کام مذہبی امورات سے زیادہ تعلق رکھتا ہے
بہ نسبت مدعیان نمبر ۲ و نمبر ۳ کے جو صرف منتظمان مسجد ہین مدعی نمبر ۱ چونکہ امام اور موذن مسجد کا
ہے اسلئے اوسکا فرض کام اذان دینا اور نماز پڑھانا ہی مسجد مین اور جب اوسکا یہ کام ہے کہ بالکل
نمازیونکو نماز اوسکے پیچھے پڑھنا ہوتا ہے تو اگر ایک حصہ نمازیون کا سمجھا جاوے کہ درصورت
تبدیل مذہب امام اوسکے نماز مطابق اصول و قاعدہ اونکے مذہب کے نہین ہوتی ہے
تو اوس وقت اونلوگون کی نماز ضرور ہے کہ صحیح نہین ہوگی اور یہ ہے رائے بڑے بڑے علماء کے مسلمان
مذہب کے اور یہ بات بھی قریب ثابت ہو گئی ہے بالکل سندی کتابون حنفی مذہب سے کہ فی الحقیقت مذہب

ایک باعث یقین اور اعتقاد کا ہے اور عبادت کرنا اور پیروی کرنا ایک امام کی موقوف ہے
خواہش پر عبادت اور پیروی کرنیوالے کے اور عبادت اور پیروی کرنے کے درمیان جو علاقہ
ہے وہ اعتقاد ہے اور اس مین کسی کا حق و زبردستی نہین ہے اور عبادت کرنیوالے کو
پوراحق ہے کہ وہ اپنے امام کو چھوڑ دے جبکہ اوسکو معلوم ہوے کہ وہ شائع کرتا ہے
اُن اصولون کو اور کرتا ہے اوس دستور کو جو خلاف مذہب کے ہے جب مدعی کی ایسی
حالت ہے کہ جو امام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور تسلیم کیا ہے کہ اوسنے تبدیل کیا ہے
اپنے مذہب کو اور طور طریقہ عبادت کو میری راے مین وہ جائز اور لایق آدمی نہین ہے
امامت کرنے حنفیون کا اور یہ حنفی اوسکے پیچھے نماز پڑہ نہین سکتے ہین اور مدعیان کے طرف سے
بحث کی گئی کہ عامل بالحدیث سنت وجماعت سے باہر نہین ہے تب مدعیان لایق نہین
پڑہانیکے لئے نماز مدعا علیہم کو جو کہ سنی ہین لیکن یہ بیان قوی معلوم نہین ہوتا ہے کس لیے
کہ سنی تقسیم کئے گئے ہین چار فرقون مین یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی عامل بالحدیث کا ذکر کسی قدیم
سندی کتابون مین مسلمانون کے نہین پایا جاتا ہے اور اگر اس بات کو ہم مان لین کہ یہ فرقہ
سنیون سے نکلا ہے تب بھی اون لوگون کے درمیان بہت فرق ہے یعنی درمیان حنفی اور عامل بالحدیث
کے اور مسجد بنائی ہوئی ہے حنفیون کی اسلئے مدعی نماز کو اوس مسجد مین حنفیونکو نہین پڑہا سکتا ہے
اور یہ بات بھی ثابت کی گئی ہے کہ بہت سے حنفیون نے پڑہا ہے نماز اوس مسجد مین پیچھے مدعی کے بلا عذر تو اسو مدعا علیہم
نہین عذر کر سکتے ہین پڑھنے مین نماز کے پیچھے اوسکے لیکن میری رای مین کوئی وجہ نہین ہے کہ مدعا علیہم
مجبور کئے جاوین نماز پڑھنے مین پیچھے مدعی کے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذہب اعتقاد ہے اور
ہر ایک شخص اپنے خواہش کے مطابق مذہب اور طور عبادت کو اختیار کر سکتا ہے اور کوئی شخص نہین مجبور
کیا جا سکتا ہے اختیار کرنے مین اوس مذہب کے جسپر اوسکو اعتقاد نہین ہے ان سب وجہون سے ہماری راے ہے

کہ مدعا علیہم کے مستحق نہین ہے کہ امام اور موذن مسجد کا ہووے اور نہ اوسکو حق کامل ہے کہ امامت کرے مدعا علیہم کے اور مدعیان نمبر ۲ و نمبر ۳ کے حق تولیت مسجد کے بارہ مین ہم کہہ سکتے ہین کہ اونکے تبدیل مذہب اونکو نالایق نہین کر سکتی ہے اونکے کام انجام کرنے مین کیونکہ کام متولی کا قسم مذہب سے نہین ہے پس کوئی کامل وجہ نسبت برخواستگی متولی کی جبتک تغلب و تصرف مال وقف کا نکرے نہین ہے یہ ہائیکورٹ کی راے ہے کہ اگر کسی سنی سے کوئی مال وقف کیا جاوے اور اوسکا نگرانی کرنیوالا شیعہ ہو تو اوسکا شیعہ ہونا نالایق اوسکے نگرانیکا نہین ہو سکتا ہے دیکھو نمبر ۱۶ باقی صفحہ ۱۴ ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ حالت موجودہ جبکہ یہ ظاہر ہے کہ مدعی نمبر ۲ و نمبر ۳ علاقہ رکھتا ہے ایک فرقہ سے جو سنی مذہب سے نکلا ہے تو معاملہ نظیر کے جسکا بیان اوپر ہوا ہے کوئی عذر کامل نہین ہو سکتا ہے اوسکے متولی قایم ہونے مین بہ نسبت الشنوری و نمبر ۹ کے جو مدعیان نے دفعہ ۴ و ۵ مین اپنی عرضی دعوی کے بیان کیا ہے کہ دربارہ ناجایز کام مدعا علیہم کے اوسکے ثابت کرنیکے لئے مدعیان نے چند گواہون کا اظہار دلوایا ہے منجملہ گواہان کے گواہ نمبر ۷ الہی بخش گواہ نمبر ۸ شیخ ابن حسن تصریح ناجایز کامون کو جسکی شکایت کی گئی ہے بیان کیا ہے مگر ظاہر طور گواہان کے اظہارات کا اور اونکے تیزی گواہی دینے مین جسسے مدعیان کو فائدہ پہونچے اور اونکا رکنا بیان کرنے مین اوس بات کے جو کہ اونکے خلاف ہوا اور بیان کو طول دینا اور مبالغہ کرنا اور اچھی طرح سے تصریح کرنا حالتون کا اس خیال سے کہ اختلاف بیان مین نہو اور بنانے کے عجب بے پروائی اس سب باتون سے ہمارے دل مین نقش ہو گیا کہ وہ سچے اور خالص گواہ نہین ہین اسلئے وہ قضیہ جسکو دربارہ ناجایز کامون کے جسکے شکایت کی گئی ہے اونہون نے بیان کیا ہم اعتبار نہین کر سکتے اور اظہارات سے مدعی کے جو بات ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مدعا علیہم خود اذان دیتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اوس مسجد مین علحدہ جماعت سے پیچھے اپنے امام کے کہ جسکو وہ پسند

کرتے ہین اب اسباب کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا مدعی کو کوئی حق روکنے کا مدعا علیہم کو نماز پڑھنے سے ہے علیحدہ جماعت سے اوس مسجد مین پیچھے اپنے امام کے جسکو وہ پسند کرتے ہین یا نہین اسکے جواب مین کہتے ہین کہ نہین ہے حق کسیلئے کہ یہ بات ہمارے راے کے لئے ثابت ہوگئی ہے کہ مدعیان نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہے یعنی حنفی مذہب کو اور مسجد مذکور سابقا بنائے گئے تھی اہتمام سے مولوی عبد الوہاب کے جو حنفی تھے اور چندہ سے حنفیون کے ایسی حالت مین مدعیان کو جو حنفی مذہب سے نکل گئے ہین کوئی حق نہین ہے روکنے کا مدعا علیہم کو پڑھنے سے نماز کے مسجد مین بلکہ برعکس اسکے مدعا علیہم کو جو کہ حنفی ہین اور شریک ہوا نے مذہب اسلام کے ہین اور جنکے نماز پڑھنے سے مسجد مذکور مین ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے بانی کی ترجیح ہے اور قوی حق ہے مدعیان پر پڑھنے کے لئے نماز مسجد مین اصل امر ین مقدمہ مین جو بانسبت تفرقہ مدعا علیہم کے درباره طور اطوار پڑھنے کے درمیان ایک بڑے جماعت مسلمانون کی اور مدعیان کی جو برابر امامت کرتے تھے قایم ہوا لیکن مدعیان نے یہ نسبت اختیار کرنے نیا مذہب جو غیر مقلد کہلاتا ہے یعنی عامل بالحدیث صرف ناراض ہی نہین کیا ہے بلکہ پورا نے مسلمانون کے اعتقاد کو اوٹھا دیا اس مقدمہ مین فریقین سے بہت گرم مزاجی ظاہر ہوتی ہی اور بالکل مسلمان وقت بحث مقدمہ کے بہت غور اور فکر سے سنتے تھے اسلئے ہمکو ضرور ہوا کہ ہم اس مقدمہ کو بہت غور سے دیکھین درباره مذہبی مسائل کے طرفین سے دلائل کتابی مخالف پیش ہوئے تھے تب بعد غور کامل مباحثہ طرفین سے جو اتفاقا سمجھا گیا اسکے مدعیان نمبر ۲ و نمبر ۳ کو حاکم ہوا کہ متولی مسجد ہو ئین اور مدعی نمبر ۱ امام اور موذن مسجد کا بمقابلہ مدعا علیہم جو ہمیشہ اونکے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہین نہین ہو سکتا ہے نمبر ۲ مدعا علیہم عذر دار و انکو حق اور استحقاق ہے کہ اپنے امام کے پیچھے اپنے طور کے مطابق اپنے مذہب کے اپنی جماعت مین پڑھا کرین اور استدعا امتناعی نامنظور اور خرچہ طرفین ذمہ طرفین —

یہ مسئلہ اور لا مذہبون کی لن بڑی ہی اور گمراہی بہاتا ہے حضرت نواب صاحبان عبد الرزاق و ابو بکر کہ تم قرو بتی مدد ہین تم بہی مدد گا